ج- جس شخص کی لاش سے کوئی عضو لیا جائے، اس کے بارے میں قوی یقین ہو کہ وہ مر گیا ہے اور اس کے جسم میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔

د- اگر زندہ شخص کا کوئی عضو، مثلاً گردہ لیا جا رہا ہو تو اس صورت میں، جب کہ یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور وہ اپنی خوشی سے یہ عطیہ دے رہا ہو۔

ھ- میت کے شرعی وارثوں نے اس کا کوئی عضو لینے کی اجازت دے دی ہو، اس لیے کہ وہ اس کی تدفین و تجہیز کے شرعاً ذمہ دار ہیں۔ اگر میت لاوارث ہو تو علاقے کا قاضی اس کا وارث ہے جس کی اجازت پر عضو لیا جاسکتا ہے (وصیت کی صورت میں بھی اجازت ہے)۔

و- اس بات کا اطمینان حاصل کرلیا گیا ہو کہ اعضا کی پیوندکاری کا یہ عمل انسانی اعضا کے کاروبار کا ذریعہ ثابت نہیں ہوگا اور حکومتوں نے اس بارے میں قانون کے ذریعے عام انسدادی اور احتیاطی تدابیر اختیار کرلی ہوں۔ (بحوالہ تفہیم المسائل، ج ۳، ص ۱۸۷-۱۸۹)

میڈیا پر جس انداز سے تشہیر ہو رہی ہے اور جو کمپنیاں یہ تشہیر کر رہی ہیں، اس کے نتیجے میں مذکورہ تمام شرائط اور قدغنیں کالعدم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان قدغنوں کا مقصد تو یہ ہے کہ اعضا کے لیے انسانی میت کی چیر پھاڑ اضطراری حالت میں نہایت محدود پیمانے پر ہو لیکن میڈیا کی تشہیر کے نتیجے میں لاشوں کی چیر پھاڑ کا کام بڑے پیمانے پر شروع ہونے کا اور اس کے کاروبار بن جانے کا بھی خطرہ ہے۔ اس لیے اس تشہیر کو روکنا چاہیے تاکہ جو حدیں لگائی گئی ہیں، وہ اپنی جگہ مؤثر رہیں اور محض اضطراری حالت میں اس ناگوار عمل کا ارتکاب کیا جائے۔ (مولانا عبدالمالک)

پلاٹ پر زکوٰۃ

س: ریٹائرمنٹ پر میں نے ساڑھے گیارہ لاکھ روپے کی رقم بنک میں رکھنے کے بجائے اس کا ایک پلاٹ خرید لیا۔ پلاٹ خریدتے وقت پیش نظر یہ تھا کہ:

۱- روپے کی قدر کم ہوتی رہتی ہے، جب کہ پلاٹ کی مالیت بڑھنے کی توقع ہے۔ اگر کسی وقت مناسب منافع ملا تو پلاٹ کو بیچا جاسکتا ہے (تاہم دو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود پلاٹ کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوا)۔

۲- گھریلو اخراجات ماہوار پنشن میں بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات غیرمعمولی

اخراجات بھی کرنے پڑ جاتے ہیں، مثلاً کسی بچے کی شادی یا بیماری کی صورت میں۔ کسی بھی صورت میں ضرورت پڑنے پر پلاٹ بیچ کر ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔

۳- اگر مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت پیش نہیں آتی تو پلاٹ پڑا رہے گا اور اولاد کے کام آئے گا۔

میرا سوال یہ ہے کہ: ا- کیا اس پلاٹ کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے؟

۲- زکوٰۃ واجب ہے تو پلاٹ کی کس وقت کی مالیت پر یا کس حساب سے طے کردہ مالیت پر؟

۳- زکوٰۃ واجب ہے لیکن وقت پر ادایگی کے لیے نقد رقم موجود نہیں اور ذاتی ماہوار آمدنی میں سے زکوٰۃ کے لیے رقم نہیں بچتی۔ ایسی صورت میں میرے لیے کیا حکم ہوگا؟ (ا- کیا پلاٹ بیچ دینا چاہیے؟ ب- ایک بیٹے کی کمائی میں یہ گنجایش موجود ہے کہ اس سے میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دوں۔ کیا شرعاً میں اس بات کا مکلّف ہوں کہ بیٹے کی کمائی سے اپنی زکوٰۃ ادا کر دوں؟

ج: جب آپ نے روپے کو پلاٹ کی شکل میں محفوظ کرلیا ہے اور مقصد اسے فروخت کرنا ہے، منافع کی صورت میں، ہنگامی ضروریات کی صورت میں، یا اسے بچوں کے لیے پس انداز کرنا ہے، جو بھی صورت ہو، زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ پلاٹ کی مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق قیمت کا تعین کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ خیال رہے کہ رہایشی ضرورت کے تحت خریدے گئے پلاٹ پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

آپ کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے فاضل رقم نہیں ہے، البتہ ایک بیٹے کی کمائی میں گنجایش ہے۔ آپ کا یہ سوال کہ کیا پلاٹ کو فروخت کر دیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آپ کی صوابدید پر ہے۔ زکوٰۃ تو بہرصورت دینا ہوگی، اس لیے کہ آپ کی ضروریات سے فاضل محفوظ شکل میں برائے فروخت پلاٹ پڑا ہوا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ بیٹا رضاکارانہ طور پر اعانت کر دے اور آپ زکوٰۃ ادا کر دیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب پلاٹ فروخت ہو تو اس وقت سارے عرصے کی زکوٰۃ ادا کر دیں، واللہ اعلم۔ (ع - م)